السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کسی شخص کو مرض الموت میں گمان ہوجائے کہ اب زندگی کی امید نہیں دوایک روز میں یا اس سے کچھ زیادہ دن میں فوت ہوجائے گا۔ تو اس وقت موت کے قبل جب تک مریض کا ہوش وحواس باقی رہے۔ اس کو کیا کرنا چاہیے یا ورثہ مریض کو اس کی رفاہیت اور نجات کے لیے کیا کرنا چاہیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب مریض زندگی سے مایوس ہوجائے۔ اور یہ معلوم ہوجائے کہ اب جلد موت ہوجائے گی۔ تو اس کے وارثوں کو چاہیے کہ پہلے غسل یا وضو یا تیمم کے ذریعہ سے بخوبی پاک کریں اور اس کو چارپائی پر قبلہ رو لٹا دیویں۔ اور اس کے نزدیک شست وشو وغیرہ کرکے پاک وصاف کردیویں اور اُس کے نزدیک گلاب چھڑکیں۔ اور وہاں عطر وخوشبو سے معطر کریں۔ دنیا اور باقی ماندہ لوگوں کا ذکر وفکر اس کے سامنے موقوف کریں۔ گریہ زاری ہرگز نہ کریں۔ اور زن وفرزند وغیرہ اس کے متعلقین کو اس کے روبرو نہ کریں۔ اگر وہ خود یاد کرے۔ تو دو ایک مرتبہ ان لوگوں کو اس کے سامنے لے آویں۔ اور اس کے سامنے ہمیشہ کلمہ اور استفار بلند آواز سے پڑھتے رہیں۔ تاخود اس کو یاد آجائے۔ اور وہ بھی پڑھے اور اس کو تاکید نہ کریں کہ کلمہ اور استفار پڑھو۔ بلکہ خود وقتاً فوقتاً کلمہ اور استغفار بلند آواز سے پڑھا کریں تا اس کو یاد آجائے اور قبر کی سختی اور حساب کا فوت اور آخرت کی شدت اُس کے سامنے ذکر نہ کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کا ذکر کریں۔ اور گناہوں کی بخشش کا تذکرہ کریں۔ اور پیغمبر ﷺ کی عام شفاعت کا ذکر کریں۔ اور ارواح صالحین خصوصاً مشائخ اور پیرانِ طریقت کا تذکرہ اُس کے روبرو کریں۔ اور وہ امور ذکر کریں کہ اس سے گناہ گاروں کے گناہ زائل ہوتے ہیں۔ اور یہ ذکر کریں کہ قلیل اعمال بھی قبول ہوجاتا ہے۔ تاخوف پر اُس کی امید غالب ہووے۔ اور جو کچھ اُس وقت وصیت کرے۔ وہ خوش دلی سے قبول کریں۔ اور ضامن ہوجاویں کہ یہ وصیت ضرور ضرور بجالائیں۔ تا اس کا دل متردد نہ ہووے اور اس کے روبرو یٰسین اور سورہ الحمد اور سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھیں۔ اور گاہ گاہ سورتیں اور آیات قرآنی پڑھا کریں۔ (فتاویٰ عزیزی جلد نمبر ۱ ص ۴۲۲، ۴۲۳)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 05 ص 41

محدث فتویٰ